وہمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہما باشد واگرچہ ساکن بود ہرچند بعضے ازین از
تتبع خالی نبود ست اور سوا ان حرفوں کے سب حرف روا ہے کہ روی ہوں لیکن
الفوں سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رحی میں
کہ الف بدل سے کے یا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیسا کہ حبلی میں ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اللغات
گذرا ستہ اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیسا کہ حباری میں اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ نفس کلمہ میں داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول و رای مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا خاکستری اور سپید ہوتا ہے فارسی میں اوسکو چرز کہتے ہیں شرح نصاب میں
اور صراح سے کذا فی الغیاث اور یاؤں سے یا اصلی جیسا کہ رمی اور ندی میں ہے
رمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس ہے دونوں لغت منتخب سے
اور سیلے اضافت کی جیسے لفظ بیتی میں ہے بمعنی خانہ من اور یا نسبت جیسے مکی میں جو
بمعنی منسوب بمکہ اوسی طرح واو اصلی جیسا کہ یغزو میں ہے بمعنی جہاد میکند اور یا اصلی
بلکہ روح محمد میں باب تفعیل … اور شدن منتخب سے اور تحقیق بمعنی سرگشتگی اور حیران
راہ میں اور … منتخب سے اور ہای ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہما میں بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہما یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ ہای
ضمیر ساکن ہو بیتہ میں تو بھی روی ہو سکتی ہے ہرچند بعضے حرف ان حرفوں سے
تتبع سے خالی نہیں … روی کرنے میں … اور … یای نسبت ہے
اور یای اضافت ہے … مثل معادر و مثل … کے ہیں روی کرنا اسکا
تتبع … سے خالی نہیں اور ہای ضمیر جیسے بیتہ اور بیتہما … ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہای تانیث کے بیجا ہے سکاکی نے اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو میں ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل یسری یسر و
یسرنی کے اور ہای اصلی مثل اشتہ اور اغمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجایش قصاید مین البتہ ہے ہم ضابطہ آنست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع وغیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روی کرین قباحت سے خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطا ی روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مدا روی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہوچکا ہے ہم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا داشتہ
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و حذو وغیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جائیگا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ حُرُم بضم را کا ساتھ حَرِم بکسر را کے کرینگے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولوا اور
قیلوا کا درست ہے اور قافیہ قولوا اور قالوا خواہ قیلوا و قالوا کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین ہم و حرف وصل جز یکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہوسکتا وہ تین حرف مد اشباعیہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہو گا اور اختلاف
حروف وصل جیسے عالمُو وظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمی اور
ظالمُو روا نہیں ہے ہم و حرف خروج جز یکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا
نبود و وصل و خروج بنزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد اور حرف خروج سوا
حرف مد کے نہیں ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل حکمُہا اور حلمُو کے روا نہیں ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کس واسطے کہ جب
روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نملے گی خروج سے
بھی نملے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد
جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ درینصورت کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ
در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہای تانیث
نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولیٰ آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید
نیاید اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہیں ہے مگر درمیان حرف روی
اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی
اور ردف کے جیسا کہ قوافی صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں حرف الف ہے کہ تو اسلئے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور تے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہائے
تانیث سزا نہیے کہ روی ہو نہیال ایطا کی آوے اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف
کرین اور تے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہیں آتا
اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے ہم و درینصورت کہ غلامہٗ و حجاہٗ
بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہای ضمیر بجای روی باید ضمیر شاید کہ روی
بود اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی
و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ بالاتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد و اگر غلامہٗ
و علمہٗ قافیہ کنند قبیح باشد اور اس صورت میں جیسے غلامہٗ اور حجاہٗ ہے اور دونون
مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور ا وسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبیح
نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے
لکھتے ہین کہ علاہ اور عجاہ مین ایک وجہ سے اولیٰ یہ ہے کہ الف کو ردف کہین
اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب
اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور سچا ہے کہ ہا وصل ہو بسبب سکون
روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولیٰ
یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے
ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا سچا ہے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق
مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی
روی قرار دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین
ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم
نہ آئی کسواسطے کہ ہرگاہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی
وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلا اور علامہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے
ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین
یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین
یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل
می نماید چہ قولہ وشاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولیٰ آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است
پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولیٰ آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت
ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولیٰ آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی ست و ہای ضمیر در حکم تکرار
وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ فتامل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ
در علاہ و عجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق فتامل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے هم واما اشباه میان روی و وصل هم درین صورت ہا در حرف افتد
چه بران تقدیر که الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر که الف روی کنند ہا وصل
باشد ت واما شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوة وزکوة اور حرف ہای علاه اور حجاه مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو هم وگفته اند ہا
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جمله جز ہای ضمیر نباشد
واین حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود والا اگر کسی قافیه اسباه و افواه کند و بعد ازان
ناه بیاورد که از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتاده باشد و نشاید که گویند که
ہا روی ست و با دخیل والا روا باید داشت که اعلامه مثلا درین قافیه افتد ت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب مین
والا اگر کوئی قافیه اسباه اور افواه کا کرے اور بعد اوسکے ناه لاوے که نباہت سے ہے
ہای اصلی بمقام وصل ہو اور سچا ہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
ناه مین والا اگر ایسا ہو اعلامه بھی اس قافیے مین آسکتا ہے که اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ ناه مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام اوس
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث هم و بدانکه ہر حرف
یا حرکت که در ہمه قصیده مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکوره آنرا بقافیه تعلق نباشد
از باب لزوم مالا یلزم بود که از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن بنظم
و نثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکوره کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکی

نظم و نثر مین ایک سے ہے قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت دخیل کا
درصورت روی متحرک کاملی اور اصلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت
دخیل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل**
چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع
بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول وغیر مخرج
این ہمہ بترکیب ہژدہ شود کہ از ضرب دو در سہ در سہ حادث شود اما بعضی ازین مرکبات
ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **شرح**
فصل چوتھی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیساکہ کہا ہمنے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس مین الف
تاسیس ہو یا مُردَف بسکون را و تخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت
مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج
دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین پھر تین مین ہوتی ہین
یعنے مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجرد مین ضرب
دیجیے چھہ ہون اور جب چھہ کو موصول مخرج اور موصول تنہا
اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھہ ترک اٹھارہ
ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ
ہین کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین نو قسمین ہین

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

مطلق اى متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج
مقید اى ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج

هم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبہا و کاتبہات اول مطلق موسس موصول مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور حا اور با دونون دخیل اور ہا روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے هم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکہ صاحبا و کاتبات دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا مین الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے هم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہات سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا کہ جمالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے هم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالات چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے هم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و خطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے هم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا و این شش نوع

مطلقات ست ت ہشتم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ ضربا اور خطبا مین بار وی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چہ قسمین روی مطلق کی ہین ھم ز مقید موسس چنانکہ
قاضی و حامی ت ہفتم مقید موسس جیسا کہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یار شناہ تحتانی روی مقید ہے ھم ح مقید مردف
چنانکہ جمال و خیال ت ہشتم مقید مردف جیسا کہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے ھم ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر و این سہ نوع مقیدات ست
ت نہم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تینون قسمین
روی مقید کی ہین ھم و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود و آن موسس و مردف و مجرد
باشد ہر سہ غیر موصول و غیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ت اور
تینون قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین یعنی
غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کیواسطے کہ آخر شعر
ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
بس وقوع اسکا غیر ممکن ہے ھم و شش نوع مقید واقع نبود و آن موسس و مردف
و مجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما نزدیک کسائی کہ وصل و خروج
بعد از روی ساکن جائز ندارد از جہت این علت ت اور چہ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک اون لوگون کے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کو جائز نہین رکھتے
واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن ہے کے ھم
و اما نزدیک کسانیکہ جائز دانند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نیست آن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف و روی و وصل ت
و اما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد روی ساکن ہے کے جائز رکھتے ہین ان
چہ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

تین حرف ساکن کے اوس مین او روہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوئی ساکن ٹھہرے اور ردف خود بنابر حرف ساکن ہوئے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ہم
ت مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند **ت** اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان نہین
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ہم وچہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آ مقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخالطہا ولم تراقبہا وکسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم مالا یلزم شمرند و با روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دانیہا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخالطہا اور لم تراقبہا مخالطت سے یعنی باہم خلطا کردن اور مراقبت
بمعنی نگاہ بداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونو حرف
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع کے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالا یلزم ہے اور یہ ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل او قاصی بمعنی اعلی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ہم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی آیند
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نتوانند بود پس لامحالہ روی

از حرف مد بود و وصل ہای ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند تکرار الف از باب لزوم ما لا یلزم شمرند و یا ردف نہند و ہا روی و قافیہ مقید مردف گویند ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے پس لامحالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ مین ہ بسکون ہا در قاضیہ یعنی حکم کنندۂ آن اور حامیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یا تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف قاضیہ اور حامیہ مین لزوم ما لا یلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکے نزدیک مقید مردف ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفی کہ خلیل قافیہ را کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول نباشد چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز ان دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید موسس موصول غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس تعریف مین شامل نہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر سا کر اول ایک مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبہا مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے اور طا سے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل الف کی جسکو رس کہتے ہین خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قاضیہ مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور رضا و خیل خارج مگر وہ تعریف خلیل کی
اسواسطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تخاطبها مین لم تصاحب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طای ہو خیل
قافیہ باقی ردیف ہو اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہے پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد و خیل قافیہ باقی ردیف ہو اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اوسمین داخل تعریف مذکور رہتی ہین دوم رج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبها ولم یجبها و منکران این نوع تکرار با را ازلزوم ما لا یلزم شمرده ہا روی نهند و
قافیه مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل ہا یکی از حروف مد بود چنانکه در علا و ندا
قافیه مطلق مردف موصول شمرند سوم مقید مجرد موصول مخرج جیساکہ لم یطلبها
ولم یجبها پس با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ تکلف انرا
و حاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم ما لا یلزم اور ہا کو روی مطلق الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل یا کے
حرف مد ہو جیساکہ علاہا اور نداہا یعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین ہم رتقید مجرد موصول غیر مخرج درین صورت ہم روی از
حروف مد نبود بلکہ وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد در شعر عملوہ و کردہ منکران این
قافیه را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی در لغة اہل عرب چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیساکہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی عملوہ اور کردہ ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیہ کی نزدیک عرب کے و اللہ اعلم

فصل پنجم در عیوب قوافی نزد اہل عجم عیب ای کہ تعلق بقافیہ دارد یا تعلق
باحوال حروف و حرکات قافیہ راجع نیست و منقسم اہل عجم است یا قسام عدد حروف

اما آنچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
نا موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
در حق غیر این اختلافی دیگر تصور نیفتد ت **فصل** پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین اون حرفون کی ہین اوتنی
قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور نا موسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مُسلِم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جائے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جائے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ہے واما آنچہ بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود بجمع موسس و نا موسس ت واما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے جو اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابُل اور کاہِل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادُر اور دلاوَر مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجِر اور بابَر مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود و عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس اور نا موسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس ہوگا دخیل بھی ہوگا جیسا قافیہ مل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک نا موسس ہے اور اوس مین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحا نے عجم جائز رکھے ہین

هم و اما آنچه تعلق به ردف دارد ده نوع تواند بود اول جمع مردف و نامردف دوم جمع
میان واو و الف هر دو مد سوم جمع میان یا و الف هر دو مد چهارم جمع میان واوی که ماقبلش
مفتوح بود و واو مده پنجم جمع میان واوی که ماقبلش مفتوح بود و الف ششم جمع میان
واوی که ماقبلش مفتوح بود و یای مده هفتم جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و یای
مده هشتم جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و واو مده نهم جمع میان یای که ماقبلش
مفتوح بود و الف دهم جمع میان واو و یا ماقبل هر دو مفتوح ت و اما جو عیب که
تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مردف اور نامردف کا
جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ
عما اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عما کا
چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مدہ کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں
جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو
ماقبل مفتوح اور یای مدہ کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتواں جمع ہونا یای ماقبل
مفتوح کا اور یای مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا
اور واو مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا
جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا واو اور یا کا جن دونوں کا ماقبل مفتوح ہو
جیسے قافیہ قول اور قیل کا هم و اختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو و یا
هر دو مد اما آنرا از عیوب نشمرده‌اند و کسانیکه واو و یا را که ماقبل ایشان مفتوح بود ردف
نشمرند نزدیک ایشان ازین ده نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و شش نوع
دیگر که پیش ازان باشد داخل بود در جمع مردف و نامردف ت اور ایک اختلاف اور
ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونوں مدہ کا ہے جیسے عمود اور حمید ہیں اور
اسکو عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول
متیم اثرها لم یفد مکبول ٭ لکنها خلة قد سیط من دمها ٭ فجع و ولع و اخلاف و تبدیل
یہ بھی بہتر نہیں ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردف نہیں جانتے

اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قیل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین جو باقی رہین اور چار ہین چہ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہونگی
جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہ ردف اور ایک جگہ غیر ردف ہم و اصناف عیوب
متعلق بردف سہ نوع اول اینست کہ نبود و اما آنچہ راجع بود با حذو ہمین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و برعکس ست اور قسمین عیوب متعلق
بردف کی تین ہین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چھ قسمین داخل جمع مردف و نامردف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما آنچہ راجع بود بروی
سہ صنف بود یکے آنچہ روی ور مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریب المخرج دیگر آنکہ قریب المخرج نباشد صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بالضم و فتح یا بالفتح و کسر صنف سوم
آنچہ بسبب اختلاف مجری بود و آن سہ گونہ بود برقیاس گذشتہ و اما اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت
نشاید کند اصلا ست و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روی کے
اور اسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہ
میم روی ہو ایک جگہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل وُزرا اور خِضر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل وُزرا و قَمر یا اختلاف
بفتح و کسر ہوگا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجری کے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے برقیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قاتلو اور قاتلہ مین

یا بضم اور فتح جیسا قائلُ اور قائلَ میں یا بفتح وکسر جیسا قائلَ اور قائلِہ میں وامّا اختلاف ساتھ ہونے اور نہونے توجیہ کے جیسا قمر اور اَقمر میں یا اختلاف ساتھ ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا عَلَمُہ اور علیہ میں اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل اعتنا نہیں اسواسطے کہ اقتضا سے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس میں کسیطرح کا تشابہ نہیں ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ہم وامّا آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد و آن اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو و الف یا بالف و یا و بحقیقت راجع باشد باختلاف مجری وامّا اختلاف بوصل بجمع یکی از حروف مد با ہا واختلاف بجمع ہای ساکن و متحرک واختلاف بوجود و عدمش از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت وامّا جو عیب راجع او وصل ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے جیسا قالو اور قالی میں یا اختلاف بواو و الف سے ہے جیسا قالو اور قالا میں یا اختلاف بالف و یا سے ہے جیسے قالا اور قالی میں اور حقیقت میں یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی متحرک کی و آمّا اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حرف ہا کے جیسا قالُو اور قالَہ میں اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہا سے ساکن و متحرک جیسا کہ حمّدہ و حُمّدُہا میں اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیسا کہ تحمّل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے کسواسطے کہ اصل تشابہ ان میں زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ کچھ تشابہ چاہیے یہاں کسی طرح کا تشابہ بھی نہیں ہے پس مانحن فیہ سے خارج ہے ہم وامّا اختلاف بخروج ہم سہ نوع بود چہ یا بجمع واو و یا بود یا بجمع واو و الف یا بجمع یا و الف و ہر سہ راجع بود باختلاف نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا متعلق بود بحروف و حرکات ت وامّا اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فقطا بہو و کتابہی یا بجمع واو و الف جیسے لم یطلبہو و لم یطلبہا یا بجمع یا و الف جیسے بعتابہی و کتابہا اور یہ تینوں راجع ہیں باختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہو اور یہ عیب متعلق بحروف و حرکات ہم اما عیب ہای کہ بجمعیت حرکات متعلق نبود و یا نسبب اعادہ قافیہ بود و آن چنان بود

کہ کلمہ کہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل تحریف کنند تا بتشارہ حاصل آید مثلاً ابراہیم با ابرہیم کنند چون قافیہ نعیم و کریم باشد یا لفظے را قافیہ کنند کہ معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد و ذکر باری تعالےٰ در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالیٰ ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را بجز رعایت قافیہ وجہی نبود و یا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً در شعرے کہ قافیہ کرم و علم باشد لم از لم یفعل تا قافیہ کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند

ت آنا وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جای جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جایئن جیسے لسان ایک جگہہ بمعنی زبان اور ایک جگہہ بمعنی زبانہ تر ارزو قافیہ ہوگا یا وہ عیب بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت ہو جای یعنی عینیت دور ہو جاسے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھہ ابرہیم کے قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمے کا بتحریف سنجا ہیے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالیٰ سے بھی ہے پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالیٰ موضع قافیہ مین پڑے اسمای باریتعالیٰ ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حالانکہ یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے کہ معنی کو خصوصیت ہو جاسے گی یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین ہم عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنعت باشد انچہ البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر سے ایراد کنند

آن شاذ شمرند ب آنچه ایرادش قبیح بود اما استعمال آن شعرا از روی ضرورت اتفاق
افتد ج آنچه استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد بعضے را نباشد **ت** اور عیوب قافیہ کے جملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً سخیا ہیے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بیضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین **م** و از القاب مشہور یکی اقوا است و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود **ت** اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قائُو اور قائلِہ بضم و کسر اور قائلُہ اور قاکہ بضم و فتح اور
قاکَہ اور قائلِہ بفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
مختلف گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن او بے توشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بی مال شدن لکھا ہے **م** دوم اکفا
و آن اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت
و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفا **ت** اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کرنا طرف کا
یا جو کچھ کہ اوس مین ہو گر جائے اور خم و نیا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے
کہ بعض ابیات مین حرف روی اور ہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی با قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سیاہ
اور بحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزا معجمہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دنیا اور ایک قافیے مین ایک جگہ طوی اور ایک جگہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خراد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا گیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خراط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تاے قرشت
بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طای مہملہ کو لانا
اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی ست از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از منافیین نسبت دیگری صورت نہ بندد
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست
باشد یا نہ و ہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل الاکفا اختلاف الروی
فان یکن بشبہ مخرج او بخط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے اسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوسے اور ایک قافیے کی روسے دال ہو اور دال اور
طوسے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا اور دال بی نقطہ و تای قرشت از سر زبان ست فافہم چہارم سناد و آن

چند نوع بود اجمع موسس وناموسس ب جمع مردف ونامردف ج اختلاف ردف بواو
والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد که ماقبلش مفتوح بود ہ
اختلاف توجیه و سه قسم اول روا نبود چهارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار
استعمال کنند و قبحش از قبیح چهارم کمتر بود و بعضی اختلاف توجیه بضم و کسر روا دارند
قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا در همه مواضع قبح این همه نوع اختلاف از دیگر انواع
کمتر شمرند ت چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت
اور اصطلاح اہل عروض مین جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول
جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہ نہو جیسا
سالم اور مسلم مین دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہ حرف ردف ہو ایک
جگہ نہو جیسا طور اور ظہر کہ عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا
بواو والف جیسے طول اور قال یا بیا والف حرف مد مین جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف
ردف کا بیا سے غیر مدہ کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھ یا سے مدہ کے جیسے
ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قَتل اور قُتل اور قِتل اور تینون قسمین پہلی سناد کی
روا نہین ہین مطلقًا اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بندرت یعنی کبھی کبھی
اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے
کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین
اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُتل اور قِتل ہے مثل
اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہو
اور سب مواضع مین قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح
مخفی نماند که نوع ششم از انواع سناد باقی مانده و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت
دخیل است چنانکه در عالَم و عالِم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر ت ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین
اوس عیب کو جو ماقبل روی کے ہو اس صورت مین قتل اور حمل اور عالم اور عالم
کی ایک ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہے جیسا جانیے کو

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکہا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد مثل میم کامل و راحل یا نباشد چنانکہ میم قمر و مرو اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان این ہر دو متحقق ست تم کلامہ ھم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چند انکہ تکرار قافیہ بیکدیگر نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکے مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او و غلام و غلامی یکی ہیای اطلاق و دیگر ہیای اضافت بنفس خود و امثال این ایطا نبود و اما برجل و لرجل و یضرب و تضرب و امثال این ایطا بود ت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال کنانید بمنتخب او رغیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہے اور جتنی کہ تکرار قافیہ یکدیگر سے نزدیکتر ہو قصیدے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکہا ہے کہ کم از کم قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا اعادہ قصیدۂ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل مین لائے کچہ باک نہین ہے کذا قال السکاکی اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت یہ ایطا ہے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً رجل اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضرب باشد باع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غائب کا اور غلام
باشد باع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے
یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی
ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما برجل ور
رجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب
مخفی نماند بر حکم خوالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ در یضرب
و تضرب نیز ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل سے نماید
واللہ اعلم تم کلامہ قال کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور
رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے
کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث
تغایر نہین ہے م ششم تضمین وآن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر
گفتہ آمد و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد وآن ایراد شاعر بود در اثنای
شعر خود بیتی مشہور کہ بر ہمان وزن وقافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثل
انیست آنچہ واجب بود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب
قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا کہ
پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہوا اور یفعل شروع بیت ثانی کی
اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے
کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل
ضم کرے یہ سب ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

م **فصل ششم** در حروف وحرکات قوافی بنزدیک پارسی گویان وذکر ردیف حرف
ہا بیس را در شعر پارسی اعتباری نیست وکسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند
وحال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص عرب شعر فارسی گفتہ اند و چنان

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود ت فصل
بحث حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
ملاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً شعر فارسی کہے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کس واسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس ہے اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے ع ردف در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد مثال مدخواہ حرف مدخواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یکحرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یکحرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و شور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہاے
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر ت اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے مذکور ہے خواہ حرف مدخواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
مین اور واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مد سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یاے مدہ سے مشابہ
جیسا دیر و زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اور عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہہ قید کہا ہے
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا
و لون و ما اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و سخت و خسد و دسد و بزم و رزم و دست
و مست و دشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت ہونا بعینہ لبس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاوےگا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین رکھتی ہم و اما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را مضاعفت و اما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی مفرد کہتے ہین اور دوم کو روے مضاعف اور بعض ضیون نے اس جگہ ردف کو ذکر کیا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود مانند الف در جدا و در روا و یا در بہی و صبی و واو در راسو و پہلو و شبیہ بیاد در دعوی و معنی شبیہ بواو در نیکو و مینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفر ت اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بھی اور صبی مین اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو یعنی نیولے کے ہے اور شبیہ یا جیسا دعوی اور معنی مین اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ہم و روی مضاعف از حرفہای مدود بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا و واو مجہول الحرکۃ باشند ت اور روی مضاعف حروف ممدودہ سے ہوتی ہے اور اوسمین شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا او واو کا دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بیخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو اور یا اسمین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بیخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوسپر یہ حاشیہ لکھا ہے

ح قوله اول یا هر دو مجهول الحرکة باشند ظاهر آنست که در بیشتر ازین کلمات ممثله
مابعد هر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شده مثل رست و ساخت و یافت و دوخت
آری در بعضی از کلمات پارسی و کلام ر و حرکت حرف اول مختلف است اما حرکت مجهوله در کدامی
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافته می شود معلوم نیست که مصنف علام از حرکت
مجهوله چه اراده ساخته است تم کلامه قائل ایک مرد قابل ہے کہ نا آشنائی مطلب تھے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر
ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے
حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی
اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ و حرف اول با هر دو مجهول الحرکة باشند
پس محشی نے با کو جو بای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے
ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھ دونون حروف روی کے مجہول الحرکة ہو
مثلاً بخت مین حرف با کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور
تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکة ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین
هم اما حرفهای که در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شده است که حرف اول یکی
ازین هفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا که درین لفظها مجتمع اند غنچش
زرف و حرف دوم یکی ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف که
درین لفظها مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است رست نیست
دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت زلفت ساخت بخت دوخت کاشک گوشک
کارد مور و راند بانگ پارس جاماسب کوفج نیزک خیزد کروژدوت ولیکن جو حرف کہ روی
مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا غنچش زرف ہے یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ
متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا کوشش یا جد مقابل ہزل ہے

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقوم متن ہین اور حروف ثانی مین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیست بمعنی بایست
با ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ما قبل ردہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور پیخت صیغہ ماضی ہے پیختن سے با بای فارسی بروزن
ریختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاشکی تھا
یای مختفی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ مشہور جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی مین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول وسکون ثانی مجہول وثالث ودال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور نسخہ
مہر و نگین آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ ہونے سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ با بای فارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوفج کو برہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتے ہین
اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین با فا موقوف بھی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور تحمیل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز کرح نیز اول بثانی کشیدہ و تبرای نمایی زدہ گیاہی ست
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما با کاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیژ وح غیژ بکسر اول